بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روزنامہ الفضل قادیان

یوم پنجشنبہ

جلد ۳۰ | ۱۱ ماہ احسان ۱۳۲۱ ھش | ۲۶ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۱ھ | ۱۱ ماہ جون ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۳۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۹ ماہ احسان ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۷ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو نزلہ اور سر درد کی شکایت ہے۔ حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی جائے۔

خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال ناگپور سے واپس تشریف لے آئے ہیں

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو بندش بول کی تکلیف ہے۔ دعائے صحت کی جائے!

حضرت مولوی شیر علی صاحب کی اہلیہ صاحبہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ اب کمزوری اور بیماری بہت بڑھ گئی ہے۔ حضرت مولوی صاحب احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔

دوران ... الفضل قادیان ———— ۲۶ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۱ھ

مولوی محمد علی صاحب کا عدالت میں حلفیہ بیان

تنکے کا سہارا لینے کی بے سود کوشش

(۴)

مولوی محمد علی صاحب نے اپنے حلفیہ بیان میں جو فقرہ اپنے موجودہ عقائد کی تائید میں پیش کیا ہے۔ اس کی تشریح میں انہوں نے لکھا ہے کہ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعوےٰ نبی یعنی محدث یا ولی ہونے کا ہے۔ نہ کہ درحقیقت نبی "مگر اصل فقرہ میں نبی یعنی محدث کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ جیسا کہ حسب ذیل اصل الفاظ سے ظاہر ہے:۔

"مرزا صاحب نبی ہونے کا یعنی ولی ہونے کا دعوےٰ کرتے ہیں"

اس فقرے میں سے اب لفظ نبی کو یعنے محدث قرار دینا محض دھینگا مشتی ہے حقیقت یہی ہے۔ کہ جب مولوی محمد علی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موجودگی میں یہ فقرہ کہا۔ واقعہ میں آپ کو نبی سمجھتے ہوئے کہا تھا۔ نہ کہ محدث یا ولی خیال کر کے کہا اور یہ بات نہ صرف زیر بحث فقرہ سے ہی ظاہر ہے۔ بلکہ مولوی صاحب کی دوسری تحریروں سے بھی ثابت ہے۔ کہ آپ اس زمانہ میں نہ صرف خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو محدث نہیں خیال کرتے تھے۔ بلکہ اگر کوئی اور ایسا کہے۔ تو پورے زور سے اس کی تردید کے لئے آمادہ ہو جاتے تھے۔ اور ... [illegible] اپنا فرض خیال کرتے تھے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا درجہ محدث سے بہت بلند ہے۔ اور آپ زمرہ انبیاء میں شامل ہیں

چنانچہ اسی زمانہ کے قریب قریب جبکہ مولوی صاحب نے عدالت میں حلف اٹھا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو "مدعی نبوت" "نبی ہونے کا دعوےٰ کرنے والے" اور "کوئی شریعت نہ لانے والے نبی" قرار دیا تھا۔ خواجہ غلام الثقلین صاحب کے مقابلہ میں اس مسئلہ پر پُر زور مضامین لکھے تھے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام محدث نہیں۔ اس طویل بحث میں سے صرف چند سطور درج ذیل کی جاتی ہیں۔ مولوی صاحب نے لکھا۔

"چار باتیں خواجہ غلام الثقلین نے آیت انا لننصر رسلنا والذین آمنوا فی الحیوۃ الدنیا کے ان معنوں کی تردید میں جو میں نے بیان کئے ہیں پیش کی ہیں۔ جو ان کے اپنے الفاظ میں نقل کی جاتی ہیں:۔

(۱) خدا نے بیان کیا ہے۔ کہ ہم نے انسان کو صرف عبادت اور اطاعت کے لئے پیدا کیا ہے اور شیطان نے خدا کی عزت کی قسم کھائی ہے کہ وہ سب کو گمراہ کر دے گا۔ الا عبادک منھم المخلصین۔ مگر حضرت تیرے خاص بندوں کو خدا نے دوسری جگہ کہا ہے۔ لقد صدق علیھم ابلیس ظنہ۔ شیطان اپنے اس خیال میں سچا ہو گیا۔ اب علمائے فرقہ احمدیہ بتائیں کہ کون قابل اطاعت اور لائق پرستش ہے۔ خدا یا ابلیس اور اس دنیا میں کس کی اطاعت کرنے والے زیادہ ہیں۔

(۲) بنی اسرائیل کی عورتوں کو چھوڑ کر فرعون اور قوم فرعون ان کے بچوں کو قتل کر دیتی تھی اور اس کی نسبت قرآن مجید میں کہا گیا ہے وفی ذالکم بلاء من ربکم عظیم پس علمائے احمدیہ جواب دیں۔ کہ طریقہ فرعون حق پر تھا یا ملت ابراہیمی اور قتل ہونے والوں کی اس زندگی میں خدا نے کیا مدد کی۔

(۳) مسیح مصلوب ہوئے۔ اور یہود نے فتح حاصل کی ان دونوں میں کون حق پر تھا۔ اور کس کی اطاعت کا خدا نے حکم دیا ہے۔

(۴) خلفائے اربعہ اور سبطین میں سے منجملہ چھ کے پانچ نفس دشمنوں کے ہاتھ سے ہلاک ہوئے۔

خواجہ غلام الثقلین صاحب کے مضمون کا خلاصہ ان الفاظ میں پیش کرنے کے بعد اس کے جواب میں مولوی محمد علی صاحب نے لکھا: "بحث تو یہ تھی۔ کہ سچے اور جھوٹے مدعی نبوت میں امتیازی نشان قرآن کریم نے کیا قرار دیا ہے۔ اب خواجہ غلام الثقلین خود ہی بتائیں۔ کہ ان کے پیش کردہ اسوہ میں سے سوائے تیسرے کے جس میں حضرت مسیح علیہ السلام کا ذکر ہے۔ باقی مدعی نبوت کون کون ہیں۔ کیا شیطان مدعی نبوت ہے۔ کیا بنی اسرائیل کے شیر خوار بچے مدعی نبوت تھے؟ اگر نہیں۔ تو ان باتوں کو امر زیر بحث سے کیا تعلق" (ریویو اردو جلد ۵ نمبر ۱۱)

ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مدعی نبوت قرار دے کر یہ مطالبہ کیا۔ کہ سچے اور جھوٹے مدعی نبوت میں امتیازی نشان بتائے جائیں۔ اور ساتھ ہی سوائے حضرت مسیح علیہ السلام کے کہ وہ نبی تھے۔ باقیوں کو اس لئے خارج از بحث قرار دے دیا۔ کہ ان میں سے کوئی مدعی نبوت نہ تھا۔ حتےٰ کہ خلفائے اربعہ اور سبطین کو بھی اسی لئے بے تعلق ٹھہرایا۔ کہ وہ نبی نہ تھے۔ اگر اس وقت مولوی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مدعی نبوت یعنی مدعی محدثیت سمجھتے تھے۔ تو کوئی وجہ نہ تھی۔ کہ خلفائے اربعہ اور سبطین کو امر زیر بحث سے غیر متعلق قرار دیتے۔ کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور دوسرے خلفاء راشدین محدث سمجھے جاتے ہیں اور مولوی محمد علی صاحب سبطین کو بھی محدثین میں شمار کرتے ہیں۔ ممکن ہے۔ اب وہ اس بات سے انکار کر دیں۔ اس لئے ان کا ایک حوالہ پیش کیا جاتا ہے۔

مولوی صاحب اپنی کتاب النبوۃ فی الاسلام ایڈیشن اول کے صفحہ ۱۵۵ پر لکھتے ہیں "محدثوں میں اول درجہ تو حضرت عمر کو دیا ہے"

پھر لکھتے ہیں "حدیث نے بتا دیا ہے کہ وہی ترکمال جس کو قرآن کریم نے صدیق اور شہید کے نام سے موسوم کیا ہے۔ وہی محدث کا مرتبہ ہے (ص ۱۵۳)"

پس جبکہ مولوی صاحب خلفاء اربعہ اور سبطین کو محدث سمجھتے تھے تو کوئی وجہ نہ تھی۔ کہ خواجہ غلام الثقلین صاحب نے جب انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابلہ میں پیش کیا۔ تو یہ مطالبہ کر سکتے "کہ ان میں مدعی نبوت کون کون ہے" یہ مطالبہ بتاتا ہے۔ کہ اس وقت مولوی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درجہ محدث نہیں بلکہ محدث سے بالا نبوت یقین کرتے تھے۔ اور اگر کوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کسی رنگ میں محدثین سے مشابہ قرار دیتا۔ تو اس کی پُر زور تردید کرتے۔ ان حالات میں یہ کہنا کیونکر درست ہو سکتا ہے

صوبیدار خوشحال خان صاحب کی شہادت پر تعزیت کی قرارداد

لکھنؤ ۸ جون ۱۹۴۲ء - جناب سیٹھ خیرالدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نے حسب ذیل تار بنام الفضل ارسال کیا ہے۔

جماعت احمدیہ لکھنؤ اپنے معزز بھائی صوبیدار خوشحال خان صاحب مرحوم کے وحشیانہ قتل پر انتہائی رنج والم کا اظہار کرتی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ شہید مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کے مجروح قلوب کو صبر عطا فرمائے ؛

جماعت احمدیہ بھٹنڈہ کا تبلیغی جلسہ

۲۸-۲۹ مئی کو جماعت احمدیہ بھٹنڈہ نے تبلیغی جلسہ کیا۔ جس میں مولوی ابوالعطاء صاحب نے امن عامہ کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ مولوی عبدالرحیم صاحب نیر نے دو تقریریں فرمائیں۔ جن میں حاضرین کو نہائت خوبصورتی سے اسلام اور احمدیت کا پیغام دیا۔ ۲۹ کی رات کو ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے میجک لنٹرن کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جنگ عالمگیر کے متعلق ان پیشگوئیوں پر جو اس وقت پوری ہوئی ہیں تقریر فرمائی۔ ہر تقریر دلچسپی اور توجہ سے سنی گئی۔ اور مقامی حالات کے لحاظ سے حاضری کافی تھی۔ (نامہ نگار)

اخبار احمدیہ

ایک ضروری اعلان چونکہ ۱۴ جون ۱۹۴۲ء کو پراونشل انجمن احمدیہ پشاور کا سالانہ اجلاس ہوگا جسمیں تعلیم وتربیت کی رپورٹ بھی سنائی جائیگی۔ اس لئے جملہ سیکرٹریان تعلیم وتربیت کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ فوراً اپنی سالانہ رپورٹ مجھے بھیجکر ممنون فرمائیں۔ چونکہ انکی طرف سے کوئی ماہوار رپورٹ موصول نہیں ہوئی۔ اس لئے تمام صوبہ کی رپورٹ مرتب نہیں ہوسکتی۔ امید ہے کہ وہ آئندہ ماہ بماہ اپنی ماہوار رپورٹ ارسال کیا کریں گے۔ اگر کسی جگہ سیکرٹری تعلیم وتربیت مقرر نہ ہو تو امیر یا پریذیڈنٹ کی طرف سے رپورٹ آنی چاہیئے۔ خاکسار محمد اللطافہ سیکرٹری تعلیم وتربیت پراونشل انجمن صوبہ سرحد پتہ:۔ کلرک محکمہ پی۔ ڈبلیو۔ ڈی۔ صوابی ڈویژن مردان

درخواست ہائے دعا (۱) قریشی مسعود احمد صاحب پسر قریشی نیاز احمد صاحب اکیس دن سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں (۲) ماسٹر شیر عالم صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی ہیڈ ماسٹر دولت نگر ضلع گجرات کے بیٹے محمد عالم صاحب طارق منشی فاضل نے امسال ایف اے انگلش امتحان دیا ہے (۳) محمد بشیر صاحب باجوہ متعلم مدرسہ احمدیہ بخار اور پھوڑوں کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں (۴) اخوند محمد اکبر صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی۔ ڈی۔ سی کی لڑکی عرصہ ڈیڑھ سال سے بیمار چلی آتی ہے۔ اور قریباً ایک ماہ سے امرتسر میں داخل ہسپتال ہے۔ اپریشن بھی ہوا ہے جس کی وجہ سے بہت تکلیف ہے۔ نیز ان کے لڑکے فیاض احمد خان نے امسال ایف اے کا امتحان دیا ہے۔ (۵) برادرم نذر حسین صاحب نیوی وائرلیس کلابہ بمبئی اپنے دوست ملک محمد انور خان صاحب بی۔ اے کی ایک مقصد میں کامیابی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ (۶) عبدالجلیل صاحب کلرک مردان کی چھوٹی لڑکی بعارضہ بخار بیمار ہے۔ (۷) سید صمصام الدین صاحب گنگی کی لڑکی کوثر طویل عرصہ سے بیمار ہے (۸) شمس الہدیٰ صاحب کلرک بعارضہ دق بیمار ہیں (۹) نسیمہ بیگم صاحبہ پورہ ضلع اناؤ کی بھتیجی ناصرہ خاتون ایک ماہ سے بیمار ہے (۱۰) بابو محمد عبداللہ صاحب اوورسیر محلہ دارالرحمت کی اہلیہ صاحبہ کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔

ولادت شیخ محمد صدیق صاحب بٹی تاجر چرم سندھ حال مقیم قادیان کے ہاں گزشتہ جمعہ کو پہلا لڑکا تولد ہوا۔ احباب اسکی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا کریں خاکسار رشید احمد ارشد قادیان

دعائے مغفرت (۱) خاکسار کی لڑکی زہرہ بیگم اٹھارہ دن بعارضہ تپ محرقہ بیمار رہ کر بعمر ۱۸ سال اپنے مالک حقیقی سے جاملی انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ اپنی نیکی اخلاص اخلاق اور کم گوئی میں اپنے خاندان میں مشہور تھی

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

بیرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب ابتدائے جنوری ۱۹۴۲ء سے ۱۶ اپریل ۱۹۴۲ء تک حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے ؛

223	Ummul Khair Lagos.	248	Badmas Akibu Lagos.
224	Mary Jola Ade "	249	Abdus Salam Odeyemi "
225	Abdul Ghafar Olawob "	250	Mohd F. Olupitan Lagos.
226	Munirah Jokotode "	251	S.O. Samith "
227	Amin Adebub "	252	Usman Oleyini "
228	Samson Adesanya Molaro Lagos.	253	Bilkis Sara "
229	Abdul Karim Owosheni "	254	Ayesha A. Rahim Lagos
230	Salahuddin Fadejawon "	255	Ayesha Ajewon "
231	Ummu Hani "	256	Jaria "
232	Salamat "	257	Munisah "
233	Sadiku Akinlade	258	Halmia Orike "
234	Abdul Hamid Oyedde Lagos	259	Mar Sara Lalloh Dosi "
235	S. A. Sanmonu "	260	Sabitih Adaki Lagos
236	D. Fasosi Ishola Bakari Lagos	261	Adikalu "
237	Thiamiya Sadiq Abulobe Lagos	262	Sariatu Amoke "
238	Mustafa S.O. Ekunsumi "	263	Moriyat Ayinke "
239	Yakab Adam "	264	Mr. Alashim Akanbi Lagos.
240	Alimi Ojelade "	265	Adam Junaid Lagos.
241	Abdus Salam Sami Lagos	266	Jebril A. Akintundo Lagos.
242	Usman Adeshina "	267	Raliatu Lagos.
243	Yunas Mustafa "	268	Bilkisa "
244	Said Sadiq "	269	Fatima "
245	Mohd Sani "	270	Sabiliyu "
246	Umora Musa "		
247	Shuaib A. Musa "		

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معصومیت قرآنی شواہد کی روشنی میں

قرآن کریم اور احادیث سے ثابت ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کثرت سے استغفار کیا کرتے۔ اور دوسروں کو بھی ہمیشہ استغفار کرنے کی تلقین فرماتے۔ وہ لوگ جو روحانیت سے نابلد ہیں۔ جن کو اللہ تعالےٰ کی محبت کی چاشنی سے کوئی حصہ نہیں ملا۔ اور جو نہیں جانتے۔ کہ اللہ تعالےٰ کا قرب کیا ہوتا ہے۔ اور وہ کس طرح حاصل ہوا کرتا ہے کہتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا استغفار کرنا نعوذ باللہ اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ آپ معصوم عن الخطاء نہیں تھے۔ تبھی تو آپ اللہ تعالےٰ سے بار بار بخشش طلب کرتے۔ اور استغفار کیا کرتے تھے۔ گویا ان کے نزدیک استغفار کرنا گناہ گار لوگوں کا شیوہ ہے جسے کچھ بھی تقدس حاصل ہو جائے۔ یا جو برائیوں سے محفوظ ہو۔ اسے استغفار کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ مگر یہ نظریہ کلیۃً غلط۔ اور اسلامی تعلیم کے بالکل خلاف ہے۔ قرآن کریم بتاتا ہے کہ استغفار نیک و پاک لوگوں کا اعلےٰ ترین وصف ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ المتقین فی جنات و عیون آخذین ما اٰتاھم ربھم انھم کانوا قبل ذالک محسنین۔ کانوا قلیلاً من اللیل ما یھجعون و بالاسحار ھم یستغفرون۔ یعنی متقی لوگ بڑے بڑے باغات اور چشموں میں ہوں گے اور خدا تعالےٰ کی نعماء سے حصہ لیں گے۔ کیونکہ وہ دنیوی زندگی میں بڑی نیکیاں کر چکے ہیں۔ وہ رات کو کم سوتے اور سحری کو اٹھ کر استغفار کیا کرتے تھے۔ اس جگہ استغفار کا نتیجہ یہ نہیں بتلایا گیا۔ کہ وہ لوگ دوزخ کی آگ سے بچائے جائیں گے۔ بلکہ یہ بتایا گیا ہے کہ ان کے استغفار کی وجہ سے ان پر بڑی بڑی برکات نازل ہوں گی۔ اور وہ نعمائے الٰہی کے وارث ہوں گے۔

پس استغفار صادر شدہ گناہوں کی معافی کے لئے ہی نہیں ہوتا۔ بلکہ اعلےٰ درجہ کی روحانی ترقیات کے حصول کے لئے بھی ہوتا ہے۔ پھر مومنوں کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ الصابرین والصادقین والقانتین والمنفقین والمستغفرین بالاسحار کہ وہ صبر کرنے والے سچ بولنے والے فرمانبرداری کرنے والے۔ اللہ تعالےٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے والے اور سحری کو استغفار کرنے والے ہوتے ہیں۔ اس آیت سے معلوم ہوا۔ کہ جس طرح صبر۔ صدق۔ اطاعت اور انفاق فی سبیل اللہ نیکیاں ہیں۔ اسی طرح استغفار بھی خدا تعالےٰ کے قرب میں بڑھنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ پھر قرآن کریم سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جنت میں بھی جنتی استغفار کریں گے۔ چنانچہ آتا ہے۔ یقولون ربنا اتمم لنا نورنا واغفر لنا۔ وہ کہیں گے۔ اے ہمارے رب ہمارے نور کو کامل فرما۔ اور ہماری کمزوریوں کو ڈھانک دے۔ اب اگر استغفار کے معنی صرف گناہ بخشنے کے ہی ہوں۔ تو سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ جنت میں اس دعا کی کیا ضرورت ہے جبکہ جنت میں ان کے گناہوں کو معاف کر کے ہی داخل کیا جائے گا۔ صاف معلوم ہوا۔ کہ یہاں استغفار سے مراد گناہوں سے معافی۔ اور دوزخ سے بچایا جانا نہیں۔ بلکہ بلندی درجات مراد ہے۔ یعنی جنتی ہمیشہ اعلےٰ مقامات کے حصول کے لئے دعائیں کرتے رہیں گے۔ اور چونکہ جنت عطاءً غیر مجذوذ کی مصداق ہے۔ اور جنتیوں کے متعلق آتا ہے کہ وما ھم منھا بمخرجین وہ وہاں سے نکالے نہیں جائیں گے۔ اس لئے جنتیوں کا استغفار بھی دائمی ہوگا چند روزہ نہیں ہوگا۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ استغفار صرف اس لئے نہیں ہوتا۔ کہ حقوق اللہ یا حقوق العباد میں سے کوئی حق فوت ہو گیا ہو جس کی تلافی کے لئے استغفار کیا جائے۔ بلکہ اس لئے بھی ہوتا ہے۔ کہ کوئی حق فوت نہ ہو۔ انسان چونکہ فطرتاً کمزور واقعہ ہوا ہے۔ اس لئے استغفار کے ذریعہ وہ خدا تعالےٰ سے درخواست کرتا ہے کہ کوئی بشری کمزوری اس سے ظاہر ہو۔ اور خدا تعالےٰ فطرت کو اپنی طاقت کا سہارا دے اور اپنے فضل سے اس کی فطرتی کمزوریوں کو ڈھانک لے۔ پس اگر دنیا میں گناہ کا وجود نہ ہوتا تب بھی استغفار ضروری ہوتا۔ کیونکہ بغیر اس کے اللہ تعالےٰ کے فضل نازل نہیں ہو سکتے۔ غرض استغفار سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا گناہ گار ثابت کرنا کسی طرح درست نہیں ہو سکتا۔ جس کی معصومیت قرآن کریم سے ثابت ہو۔ اُسے کس طرح گنہگار کہا جا سکتا ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معصوم عن الخطاء ہونا جن قرآنی آیات سے ثابت ہے۔ اُن میں سے بعض یہ ہیں:۔

(۱) اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ولکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تمہارے لئے بہترین نمونہ ہیں۔ یہ آیت بتاتی ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم معصوم عن الخطاء تھے۔ ورنہ گناہ گار انسان کو دوسروں کے لئے کس طرح نمونہ قرار دیا جا سکتا ہے اسی طرح فرماتا ہے۔ انک لعلیٰ خلق عظیم تو اخلاق کے بلند ترین مرتبہ پر فائز ہے۔ پھر خدا تعالےٰ کا یہ فرمانا کہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ تو لوگوں سے کہہ دے۔ کہ اگر تم اللہ تعالےٰ سے محبت کرنا چاہتے ہو۔ تو میری اتباع کرو۔ خدا تم سے محبت کرنے لگ جائے گا۔ ویغفر لکم ذنوبکم اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا۔ آپ کی معصومیت کا ثبوت نہیں۔ تو اور کیا ہے۔ جس کی اتباع اور پیروی سے خدا تعالےٰ لوگوں کے گناہ معاف کر دے۔ اسے خود کس طرح گناہ گار مانا جا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں خدا تعالےٰ نے واضح طور پر فرما دیا ہے۔ کہ واللہ یعصمک من الناس جس کے ایک معنے یہ بھی ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ تجھے سارے جہان سے زیادہ معصوم قرار دیتا ہے۔ پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معصومیت قرآن کریم سے ثابت ہے۔ مگر جس طرح کوئی شخص جتنا زیادہ بادشاہ کا مقرب ہو۔ اتنا ہی وہ ڈرتا ہے۔ اسی طرح انبیاء علیہم السلام چونکہ خدا تعالےٰ کے بہت بڑے مقرب ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ خدا تعالےٰ سے ڈرتے بھی زیادہ ہیں۔ اسی لئے کہا جاتا ہے ع

ہر کہ عارف تر است ترسان تر

پھر کثرت استغفار میں ایک اور حکمت آنحضرت کو اپنے عملی نمونہ سے یہ بتانا بھی تھا۔ کہ استغفار کس قدر ضروری چیز ہے۔ چنانچہ مجمع البحار جلد ۳ صفحہ ۴۹ پر لکھا ہے:۔ انا استغفر اللہ سبعین استغفارہٗ صلے اللہ علیہ وسلم وھو معصوم لانّہٗ عبادۃ او لتعلیم الامۃ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ میں دن بھر میں ستر سے زیادہ مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔ حالانکہ آپ معصوم تھے۔ اس وجہ سے تھا۔ کہ استغفار درحقیقت ایک عبادت ہے۔ اور یا اس ذریعہ سے آپ کے مدنظر اپنی امت کو تعلیم دینا تھا۔ درحقیقت معصوم کی پہلی علامت یہی ہے۔ کہ وہ سب سے زیادہ استغفار میں مشغول رہتا اور ہر آن اور ہر حالت میں بشریت کی کمزوریوں سے محفوظ رہنے کے لئے اللہ تعالےٰ سے طاقت طلب کرتا رہتا ہے۔ ایک بچہ اگر ماں کے سہارے چلتا۔ اور ہر وقت اسی سے چمٹا رہتا ہے تو وہ ٹھوکروں سے بچا رہتا ہے۔ بہ نسبت اس کے جو خود ہی اِدھر اُدھر دوڑتا پھرتا ہے۔

مفسرین نے استغفار کے متعلق جن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ وہ یہ ہیں (۱) تفسیر روح البیان جلد ۹ صفحہ ۷ پر لکھا ہے وفی الفتوحات المکیۃ استغفار الانبیاء لا یکون عن ذنب حقیقۃً لکن توبنا و انما ھو عن امر یدق عن عقولنا لانہ لا ذوق لنا فی مقامھم فلا یجوز حمل ذنوبھم علیٰ ما نتعقلہٗ نحن من الذنب یعنی فتوحات مکیہ میں بیان کیا گیا ہے کہ انبیاء کا استغفار گناہوں کی وجہ سے نہیں ہوتا۔ جیسا کہ ہم اپنے گناہوں پر استغفار کرتے ہیں۔ بلکہ یہ ایک دقیق امر ہے جو ہماری عقل سے بالا ہے۔ بہر حال انبیاء کے استغفار کو گناہوں پر محمول کرنا کسی طرح جائز نہیں ہو سکتا۔

فتح البیان جلد ۱۰ صفحہ ۳۵۵ پر لکھا ہے:۔ وقیل ان الاستغفار منہ صلعم ومن سائر الانبیاء ھو تعبد تعبدھم اللہ بہ لا لطلب المغفرۃ لذنب کائن منھم وقیل انما امرہ اللہ سبحانہٗ بالاستغفار تنبیھاً لامتہ و تعریضاً بھم فکانھم ھم المامورون بالاستغفار۔ تفسیر غرائب القرآن و رغائب الفرقان جلد ۳۰ صفحہ ۱۹۳ پر لکھا ہے:۔ اما الاستغفار فان کان لاجل الامۃ فلا اشکال۔ و ان کان لاجل نفسہ فاما للاقتداء واما لترک الاولیٰ والافضل واما بالنظر الی المرتبۃ المتجاوز عنھا فان السالک یلزمہ عند الارتقاء فی کل درجۃ یصل الیھا ان یستغفر عما یخلفھا واستغفرہ انہ کان توابا کی تفسیر کرتے ہوئے لکھا ہے۔ اطلب غفرانہ لتقتدی بک امتک (سراج المنیر جلد ۴ صفحہ ۵۸۱)

مفسرین کے ان مختلف اقوال کا خلاصہ یہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا استغفار کرنا کسی گناہ کی وجہ سے نہیں تھا۔ بلکہ یہ ایک عبادت تھی۔ جو آپ بجالایا کرتے تھے۔ یا آپ اس لئے استغفار کرتے تھے۔ تا امت کے سامنے اپنا نمونہ پیش کریں۔ اور انہیں بتائیں کہ استغفار کیسی ضروری چیز ہے۔ اور بعض نے لکھا ہے۔ کہ یہ ایک باریک امر ہے جس کا سمجھنا عام انسانوں کے لئے مشکل ہے۔ مگر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان الجھنوں کی بجائے یہ نہایت صاف اور واضح مفہوم پیش فرمایا۔ کہ استغفار گناہوں کے لئے ہی نہیں ہوتا۔ بلکہ مزید ترقیات کے حصول کے لئے بھی ہوتا ہے۔ اسی لئے قرآن کریم نے جنتیوں کے متعلق بتایا ہے۔ کہ وہ جنت میں بھی استغفار کریں گے۔ حالانکہ وہاں گناہ کا وجود نہیں ہوگا۔ پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اپنی دعاؤں کے ذریعہ مغفرت طلب کرنا آپ کی معصومیت کا ثبوت ہے۔ نہ کہ آپ کے غیر معصوم ہونے کا۔ بانی سلسلہ احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:-

"مغفرت کے اصل معنی ہیں نا ملائم اور ناقص حالت کو نیچے دبانا اور ڈھانکنا سو بہشتی اس بات کی خواہش کریں گے۔ کہ کمال تام حاصل کریں۔ اور سراسر نور میں غرق ہو جائیں وہ دوسری حالت کو دیکھ کر پہلی حالت کو ناقص پائیں گے۔ پس چاہیں گے کہ پہلی حالت نیچے دبائی جائے۔ پھر تیسرے کمال کو دیکھ کر یہ آرزو کریں گے۔ کہ دوسرے کمال کی نسبت مغفرت ہو۔ یعنی وہ حالت ناقصہ نیچے دبا دی جائے۔ اور مخفی کی جائے۔ اسی طرح غیر متناہی مغفرت کے خواہشمند رہیں گے یہ وہی لفظ مغفرت اور استغفار کا ہے۔ جو بعض نادان بطور اعتراض ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نسبت پیش کیا کرتے ہیں۔ سو ناظرین نے اس جگہ سے سمجھ لیا ہوگا کہ یہی خواہش استغفار فخر انسان ہے جو شخص کسی عورت کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ اور پھر ہمیشہ کے لئے استغفار اپنی عادت نہیں پکڑتا وہ کیڑا ہے نہ انسان اور اندھا ہے نہ سوجاکھا۔ اور ناپاک ہے نہ طیب"۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی)

یہ ہے استغفار کی وہ صحیح تشریح جو موجودہ زمانہ کے حکم و عدل نے دنیا کے سامنے پیش فرمائی۔

خدمت دین کے لئے زندگی وقف کرنا

اللہ تعالےٰ کی یہ قدیم سے سنت ہے۔ کہ جب دنیا اپنے خالق و مالک سے مونہہ موڑ لیتی ہے۔ اور اس کو بھلا کر سفلی باتوں میں منہمک ہو جاتی ہے۔ خدا تعالےٰ اپنی طرف سے ایک نبی اور رسول کو مبعوث فرماتا ہے۔ تا وہ بھولی بھٹکی دنیا کو ہلاکت کے گڑھے سے نکال کر بام اوج تک پہنچائے اس نبی اور رسول کا جہاں یہ کام ہوتا ہے کہ لوگوں کو خدا سے ملائے۔ وہاں اس کی ایک غرض یہ بھی ہوتی ہے۔ کہ ان کے اخلاق اور ان کے تہذیب و تمدن کو ایک نئے قالب میں ڈھال کر ایک جدید نظام کی بنیاد قائم کرے۔ یہ اسی قسم کا انقلاب اور تجدید ہوتی ہے۔ جس طرح کی تجدید حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں ہوئی۔ حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں ہوئی۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے زمانہ میں ہوئی۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں ہوئی۔ اور آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں آپ کے ذریعہ ہوئی۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کی بعثت کی غرض بذریعہ الہام یہ بیان فرمائی ہے کہ یحیی الدین ویقیم الشریعۃ دین کو زندہ کرنا اور شریعت کو قائم کرنا۔

آج دنیا میں اگر اس فرض کو سرانجام دینے والی کوئی جماعت ہے۔ تو وہ صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جس نے دنیا کے ہر گوشہ میں مجاہد بھیجے ہوئے ہیں۔ اور وہ تبلیغ اسلام کر رہے ہیں۔ احمدیت کی بنیادی غرض و غائت اسلام کی تجدید اور اسلام کی خدمت اور اسلام کی اشاعت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے متعدد بار بذریعہ تحریر و تقریر اس غرض کو جماعت کے سامنے رکھا۔ اور جماعت کو تلقین فرمائی۔ کہ وہ اشاعت اسلام اور خدمت اسلام کو اپنا سب سے بڑا فرض سمجھے۔ کیونکہ آج دنیا میں اشاعت اسلام کی بے حد ضرورت ہے۔ اور یہ ضرورت اسی طرح پوری ہو سکتی ہے۔ کہ ہمارا ہر ایک فرد خواہ کوئی کام کرنے والا ہو۔ خواہ تاجر ہو کلرک ہو۔ مزدور پیشہ وغیرہ ہو تبلیغ اسلام میں مشغول رہے۔ وہاں یہ بھی ضرورت ہے۔ کہ باہمت نوجوان اپنے آپ کو اس طرح پیش کریں۔ کہ وہ برضا و رغبت اپنی ساری زندگی اللہ تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے بغیر کسی شرط کے خدمت دین کے لئے وقف کر دیں۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۱۹۳۴ء کے آخر میں جب تحریک جدید فرمائی۔ تو آپ نے جماعت سے ۱۹ مطالبات کئے۔ ان میں سے ایک مطالبہ وقف زندگی کے متعلق ہے۔ یعنی تعلیم یافتہ اور باہمت نوجوان اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کریں۔ تا وہ اس عظیم الشان فریضہ کو ادا کر سکیں۔ جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث کئے گئے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اپنے متعدد خطبات جمعہ میں وقف زندگی کی طرف جماعت کے نوجوانوں کو توجہ دلا چکے ہیں۔ چنانچہ ایک موقعہ پر حضور نے فرمایا۔

"دین نے جس چیز کا مطالبہ کیا گیا۔ اور جو اکیلا حقیقی مطالبہ ہے۔ وہ تمہاری جان کا مطالبہ ہے۔ نہ صرف تمہیں اس مطالبہ کو پورا کرنا چاہیئے۔ بلکہ ہر وقت یہ مطالبہ تمہارے ذہن میں مستحضر رہنا چاہیئے۔ کیونکہ اس وقت تک تم میں جرأت و دلیری پیدا نہیں ہو سکتی۔ جب تک تم اپنی جان کو ایک بے حقیقت چیز سمجھ کر دین کے لئے اسے قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار نہ ہو"۔

(خطبہ جمعہ ۱۱ اپریل ۱۹۳۵ء)

پھر فرمایا۔ "جو شخص دین کے لئے اپنی زندگی وقف کرتا ہے۔ وہ ادنیٰ نہیں بلکہ اعلےٰ ہے۔ بشرطیکہ ہر قسم کی کوتاہی سے اپنے آپ کو بچائے"۔ (خطبہ جمعہ ۲۰ دسمبر ۱۹۳۵ء)

نیز فرمایا۔ "پس وہ نوجوان آگے آئیں جو دین کے کام میں مرنا چاہیں ...... جب تک کوئی یہ نہ سمجھے۔ کہ ناکامی کا میں ذمہ وار ہوں۔ وہ اپنے آپ کو وقف نہ کرے"۔ (خطبہ جمعہ ۲۹ نومبر ۱۹۳۵ء)

پس اے نوجوانان احمدیت اٹھو! اور کمر ہمت کس لو! اگر ابھی تک آپ خواب غفلت میں پڑے سوتے رہے ہیں۔ تو اب وقت آگیا ہے۔ کہ خواب غفلت کا پردہ چاک کر دیا جائے۔ اب جبکہ بوجہ جنگ بہت سی عارضی ملازمتوں کا موقعہ پیدا ہو گیا ہے۔ وقت ہے کہ باہمت احمدی نوجوان اپنی قدر و منزلت سمجھیں۔ اور کام کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے آپ کو حقیقی اور اصلی کاموں کے لئے پیش کریں۔

پس اے ابراہیم ثانی کے پرندو! ابھی وقت ہے۔ کہ آپ لوگ فوراً اپنے نام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور پیش کریں۔

خاکسار مرزا منصور احمد واقف زندگی تحریک جدید

تشخیص بجٹ ۴۳-۱۹۴۲ء کے متعلق ضروری اعلان

بذریعہ اعلان ہذا تمام عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کو یاددہانی کرائی جاتی ہے۔ کہ اپنی اپنی جماعتوں کا بجٹ ۴۳-۱۹۴۲ء جلد از جلد تشخیص کر کے مرکز میں بھجوا دیں ابھی تک بجٹوں کی واپسی کی رفتار بہت سست ہے۔ حالانکہ مئی کے آخر میں تمام بجٹ تشخیص ہو کر مرکز میں پہنچ جانے چاہیئے تھے۔ مگر ابھی تک بہت ہی کم جماعتوں کی طرف سے بجٹ موصول ہوئے ہیں۔

لہٰذا جملہ عہدہ داران اس طرف فوری توجہ مبذول فرمائیں۔ تاکہ دفتری کام میں رکاوٹ پیدا نہ ہو۔

(ناظر بیت المال قادیان)

جناب مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور

اور میاں محمد صادق صاحب ریٹائرڈ ڈی ایس پی

میاں صاحب موصوف نے ۱۲ مئی ۴۲ء کے اخبار الفضل میں ایک مضمون مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت لاہور متعلق شائع کرایا تھا۔ جس میں یہ بتاتے ہوئے۔ کہ فلاں فلاں شخص مولوی محمد علی صاحب کی تنگ دلی۔ تنگ نظری۔ رعونت تکبر اور نخوت کا شکار ہو چکے ہیں میرا نام بھی لکھا تھا۔ مگر میاں صاحب نے اس فہرست کو نامکمل طور پر پیش کیا۔ اور کئی دیگر مظلومین کا نام نہیں لیا۔ معلوم ہوتا ہے۔ ان کو کسی نے ان کا علم نہیں دیا۔ میں ان میں سے مولوی عبد الستار صاحب کا ایک خط درج کرتا ہوں جو جماعت لاہور کے بڑے عالم فاضل اور مفتی تھے جس عزت کے ساتھ ان صاحب کو مولوی صاحب نے رخصت کیا۔ اس کا اندازہ اس خط سے ہو سکتا ہے۔ اور ان کی جو رائے ان کی نسبت ہے وہ بھی ظاہر ہے۔ معاملہ یہ ہے۔ کہ جب میں سرکاری ملازمت سے واپس آیا۔ تو مجھے ان کا حال سن کر افسوس ہوا۔ سالانہ جلسہ پر آنے کے لئے میں نے ان کو دعوت دی۔ اس کے جواب میں ان کا یہ خط پہونچا جو درج ذیل ہے ؛ محمد نصیب قادیان

مکرم و محترم جناب شیخ صاحب سلمہ اللہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ باعث انکشاف حالات جانبین ہوا۔ یاد آوری کا شکریہ۔ آپ کے محکمہ جرائم پیشہ سے تو واپسی کا مجھے علم ہو چکا تھا۔ مگر اس کے بعد کے حالات سے بے خبر تھا۔ میرا تو خیال تھا کہ آپ کی عمر بھی ۵۵ سال تک پہنچ چکی ہو گی انجمن نے عزت کے ساتھ رخصت کر دیا ہو گا۔ اور اپنے خانگی کام میں مصروف ہوں گے۔ لیکن شکر ہے میرا خیال غلط نکلا۔ اگر حضرت مولانا صاحب (امیر جماعت) آپ کو جنرل سیکرٹری کا عہدہ عطا فرمائیں گے (ان دنوں جنرل سیکرٹری کا انتخاب ہونے والا تھا) تو میرے خیال میں انجمن پر بڑا احسان کریں گے۔ میرے نزدیک اس عہدہ کے لئے آپ کی ذات کے ماسوا دوسری کوئی شخصیت مجھے نظر نہیں آتی۔

اس خیال کا اظہار اس لئے کیا گیا۔ کہ آپ کے دستخط کے نیچے "انچارج دفتر تحصیل" دیکھ کر مجھے سخت افسوس ہوا۔ اور ایک گونہ بے اعتمادی کے خیال کو بھی تقویت پہونچی۔ اللہ تعالے ان بزرگوں کو مآل اندیشی اور رواداری کا صحیح اور قوی جذبہ عطا فرمائے۔ آپ کو معلوم ہے۔ کہ ماسوا حضرت شاہ صاحب۔ اور ڈاکٹر غلام محمد صاحب کے اور کسی شخص نے اس عہدہ پر فائز ہو کر آنریری طور پر کام ہرگز نہیں کیا۔ اور نہ کرے گا۔ شیخ محمد الدین جان صاحب برابر یکصد روپیہ ماہوار محنتانہ پاتا رہا۔ اور انجمن اپنے کاغذات اور اخبارات۔ اور اشتہارات میں اشاعت کرتی رہی۔ کہ وہ آنریری کام کر رہے ہیں۔ یہ کسقدر ناپاک کذب البیانی ہے۔ اس کے سوا بہت ساری مثالیں موجود ہیں۔ اور آپ اس بارے میں مجھ سے زیادہ باخبر ہیں۔

انجمن کی حالت اسی لئے بھی یوماً فیوماً گرتی جا رہی ہے۔ کہ یہ مقدس لوگ کذب البیانی سے پرہیز نہیں کرتے بلکہ تقریری کذب البیانی کو ایک مقدس اوزار سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالے رحم فرمائے۔

میں آپ کی شرف ملاقات سے قاصر ہوں۔ کیونکہ اس وقت میں چندہ دے نہیں سکتا۔ اس لئے انجمن میرے جیسوں کی جلسہ سالانہ میں شمولیت پر شاید ناخوش ہو گی۔ مختصر یہ کہ کونوا مع الصادقین کا خطاب تبھی انسان کو توجہ دلا سکنے کے قابل ہو گا۔ کہ روئے زمین پر صادقین کی جماعت موجود ہو۔ والا جہاں دنیاداری کا رنگ غالب ہو وہاں پر صداقت کا ملنا دشوار ہے جملہ تعلقات تاجرانہ ہیں۔ اور تجارت میں جھوٹ مباح ہے ؛

آپ کا مخلص۔ عبد الستار

زمیندار احمدی احباب کو بروقت مشورہ

موجودہ عالمگیر جنگ کی تباہی سے آگاہی جماعت احمدیہ سے زیادہ کس کو ہو گی۔ جو نقشہ دنیا آج دیکھ رہی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ نقشہ خدائے علیم وقدیر سے آج سے بہت عرصہ قبل مخلوق کو بتا دیا تھا۔ آپ نے قبل از وقت نہایت وضاحت سے اس آنے والے ہیبت ناک عذاب اور تباہ کن مصائب کا ذکر اپنی تصانیف میں کیا ہے۔ ابھی ان دکھوں اور مصیبتوں کا سلسلہ ختم ہوتا نظر نہیں آتا اور موجودہ سال دنیا کے لئے بہت زیادہ ہلاکت اور تباہی لانے والا معلوم ہو رہا ہے دیگر مصائب کے علاوہ غلہ کی کمیابی اور گرانی کا بھی سخت خطرہ ہے۔ ان حالات میں ہر اس احمدی کو جو کھیتی باڑی کا کام کرتا ہے۔ دیکھنا چاہیئے کہ اس کا کیا فرض ہے قرآن کریم میں بھی ایک قحط اور خشک سالی کا ذکر ہے۔ جو حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں واقعہ ہوئی۔ چونکہ خدا تعالے نے ہمیں اپنے فضل سے یوسف ثانی عطا کیا ہے۔ اور حضرت یوسف علیہ السلام سے مماثلت کے باعث ہمارے موعود خلیفہ کو بھی یوسف کہا گیا ہے۔ جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنی حسن تدبیر سے لوگوں کو قحط کے تباہ کن دنوں سے بچا لیا تھا۔ اسی طرح یوسف ثانی بھی ایسی تدبیریں پیش فرما رہا ہے جو نہایت مفید ہیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے حکم دیا تھا۔ کہ گیہوں بالیوں سمیت جمع کر لئے جائیں۔ اسی طرح حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالے نے اس سال خصوصیت سے احباب کو غلہ جمع کرنے کے لئے موثر رنگ میں تحریک فرمائی اور غرباء کے لئے بھی غلہ جمع فرما رہے ہیں۔ مبارک وہ جو ان تحریکوں میں شامل ہو کر ثواب حاصل کرتا ہے۔ اس سلسلہ میں میں احباب کے ایک طبقہ کو ایک اور شق کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

حضرت غلام نبی۔ ضلع گورداسپور میں ایک صحابی زین العابدین ہیں۔ وہاں ایک دفعہ مجھے جانے کا اتفاق ہوا۔ انہوں نے ایک روایت بیان کی۔ کہ چونکہ میری کاشت کی زمین کم تھی۔ اس لئے گذارہ بڑی مشکل سے ہوتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دفعہ فرمایا۔ میاں زین العابدین تم زمین میں زیادہ محنت کر کے دو فصلیں حاصل کیا کرو۔ یعنے جب فصل خریف کاٹ لو۔ تو پھر خوب ہل چلا کر زمین تیار کرو۔ اور فصل ربیع بو دیا کرو۔ (پورا یاد نہیں شاید یہ بھی فرمایا۔ کہ ہر سال کھاد بھی ڈالا کرو) اس طرح تمہارا خوب اناج ہو گا۔ اور گذارہ آسانی سے ہو سکے گا۔

حضور کے اس ارشاد پر جو آپ نے ایک ایسے شخص کو فرمایا جس کی پیداوار کم ہوتی تھی۔ عمل کرنے کی اب جماعت احمدیہ کے تمام زمینداروں اور کاشتکاروں کو ضرورت ہے۔ اب فصل خریف بونے کا موقعہ آ رہا ہے۔ پس احباب کو زیادہ سے زیادہ مکئی اور باجرہ بونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ یہ ایسے اناج ہیں۔ جو گیہوں کے بعد کھائے جاتے ہیں۔ پچھلے دنوں غلہ کی تنگی کی وجہ سے ایسے لوگوں نے مکئی کا آٹا کھایا جو دیہاتی لوگوں پر ہنسا کرتے تھے۔ کہ مکئی کا آٹا کس طرح کھاتے ہیں جو گلے میں اٹکتا ہے۔ پس حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے زیادہ سے زیادہ اناج پیدا کرنے والی فصلیں نہ صرف ہمیں خود بونی چاہئیں۔ بلکہ دوسرے لوگوں کو بھی تحریک کرنی چاہیئے بعض جگہ گورنمنٹ بھی مدد کر رہی ہے۔ اس سے بھی فائدہ اٹھانا چاہیئے ؛

خاکسار کرم الہی ظفر

نفع مند کام پر روپیہ لگانیوالوں کیلئے نہایت عمدہ موقعہ

جو دوست اپنا روپیہ نفع مند کام پر لگانا چاہیں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ میرے ساتھ خط وکتابت کریں۔ ایسا روپیہ جائیداد کی کفالت پر لیا جائے گا۔ جو ہر طرح سے انشاء اللہ تعالے محفوظ رہے گا۔ اور نفع لائیگا۔

ناظر بیت المال قادیان

جماعت احمدیہ نے غیر مسلموں میں یوم التبلیغ کسطرح منایا

سکندر آباد

جماعت احمدیہ سکندر آباد نے اس دفعہ یوم التبلیغ نہایت سرگرمی سے منایا۔ جماعت کے جملہ افراد نے موٹروں بسوں۔ ٹرینوں سائیکلوں پر دُور دُور جاکر تبلیغی فرائض سرانجام دیئے بعض دوست پیدل بھی گئے مستورات بھی معززین کے گھروں پر گئیں۔ اور عورتوں کو تبلیغ کی۔ بحیثیت مجموعی اس دفعہ یہ دن بہت ہی کامیابی سے منایا گیا۔

کراچی

احباب جماعت نے چھ گروپوں میں منقسم ہو کر رات تک فریضہ تبلیغ ادا کیا۔ تقریباً ۹۰۰ ٹریکٹ ہندو۔ سکھ۔ عیسائی۔ پارسی۔ تعلیم یافتہ لوگوں کو اُن کے گھروں پر جاکر اور ۶۰۰ ٹریکٹ راستہ چلتے لوگوں اور تفریح گاہوں میں تقسیم کئے۔ بعض افراد کو انفرادی طور پر گفتگو کا بھی موقعہ ملا۔ جس کا بہت اچھا اثر ہؤا۔

سری نگر

جماعت کے افراد کو مختلف حلقوں میں تقسیم کیا گیا۔ ہر ایک دوست نے زبانی اور لٹریچر کے ذریعہ تبلیغ کی۔ نیز یہاں کے لوکل اخبارات کے ایڈیٹروں کو بھی لٹریچر بھیجا گیا۔

نواں کوٹ (شیخوپورہ)

مختلف دیہات کا دورہ کرکے سکھوں کو تبلیغ کی۔ نیز مسلمان بادشاہوں پر جو الزامات لگائے جاتے ہیں۔ اُن کا تسلی بخش جواب دیا۔

سیالکوٹ صدر

جماعت کے احباب نے مختلف محلہ جات میں فریضہ تبلیغ ادا کیا۔ زبانی گفتگو کے علاوہ تقریباً ڈیڑھ صد ٹریکٹ تقسیم کئے بعض نوجوانوں نے سائیکل کے ذریعہ شہر اور چھاؤنی کے مختلف مقامات میں ٹریکٹ تقسیم کئے۔ بعض انگریزوں میں بھی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ نیز دو نوجوانوں نے کیتھولک پادری صاحب سے ملاقات کرکے انہیں احمدیہ لٹریچر دیا۔ اور زبانی تبلیغ کی۔

پشاور

تقریباً ۳۵ دوستوں نے تبلیغ میں حصہ لیا تمام دوستوں نے تقریباً اڑھائی ہزار

مختلف قسم کے ٹریکٹ غیر مسلموں میں تقسیم کئے۔ ہز ایکسیلنسی گورنر صوبہ سرحد۔ چیف سیکرٹری وغیرہ حکام اعلےٰ کو بھی بذریعہ ڈاک انگریزی لٹریچر بھجوایا گیا۔

حلقہ مزنگ اسلامیہ پارک (لاہور)

جماعت کے دوست چار گروہوں میں منقسم ہو کر شہر کے مختلف حلقوں میں تبلیغ کرتے رہے۔ ہندوؤں سکھوں۔ عیسائیوں اور بعض انگریزوں کو بھی ٹریکٹ دیئے بعض لوگوں نے اسلام پر اعتراضات کئے جن کے جواب دیئے گئے۔

توپ خانہ بازار (لاہور)

جماعت کے دوستوں نے مختلف گروہوں میں منقسم ہوکر ہوٹلوں۔ بازاروں۔ تفریح گاہوں وغیرہ میں غیر مسلموں کو تبلیغ کی اور ٹریکٹ تقسیم کئے۔ سب لوگوں نے خندہ پیشانی سے ہمارے ساتھ گفتگو کی اور ٹریکٹ لئے۔

کمال ڈیرہ (سندھ)

احباب جماعت نے انفرادی طور پر تبلیغ میں حصہ لیا۔ اور سندھی اور اردو میں اشتہارات تقسیم کئے۔ بہت سے دوستوں نے سلسلہ احمدیہ کا لٹریچر پڑھنے کا وعدہ کیا۔ نیز بعض دوست جلسہ سالانہ پر قادیان آنے کیلئے تیار ہوئے۔

پٹی ضلع لاہور

احباب مختلف وفود کی صورت میں شہر کے محلوں میں تبلیغ کرتے رہے۔ اور تقریباً تین صد ٹریکٹ تقسیم کئے۔ ہندوؤں اور سکھوں نے نہایت خوشی سے ہمارے ٹریکٹ لئے اور توجہ سے پڑھتے رہے۔

شاہجہان پور

جماعت احمدیہ شاہجہان پور نے شہر کو چند حصوں میں تقسیم کرکے پارٹیوں کی صورت میں فریضۂ تبلیغ ادا کیا۔ گرجوں۔ شوالوں۔ گوردواروں۔ بازاروں۔ معززین کے گھروں۔ ریل کے مسافروں میں مختلف زبانوں کے ٹریکٹ تقسیم کئے۔ ہمارے ٹریکٹ ہر مذہب کا آدمی شکریہ کے ساتھ لیتا۔ غور سے پڑھتا اور سچے دل سے اس کی خوبی کا اعتراف کرتا تھا۔

جہلم

تبلیغ ڈے برائے غیر مسلم اصحاب کے سلسلہ میں شہر کو مختلف حصص میں تقسیم کیا گیا۔ اور ہر ایک حصہ کیلئے ایک ایک وفد مقرر کیا گیا۔ ہر وفد نے سوائے ایک کے قادیان سے آمدہ ٹریکٹ سمجھدار اور خواندہ اصحاب میں تقسیم کئے۔ ہندو اور سکھ صاحبان نے شوق سے ٹریکٹوں کو پڑھا۔ اور بعض نے خود بخود ان کا مطالبہ کیا۔ مگر ٹریکٹوں کی تعداد محدود ہونے کی وجہ سے عام اشاعت نہیں ہوسکی۔ عیسائی صاحبان نے اس معاملہ میں تنگ دلی کا ثبوت دیا۔ اور ٹریکٹ لینے سے انکار کیا اور اگر لیا۔ تو وہیں رکھکر چلدیئے۔ کہ ہم پڑھنے کیلئے تیار نہیں۔ سوائے چند ایک کے۔ الغرض جماعت کے افراد نے سرگرمی سے تبلیغ میں حصہ لیا۔

محمد سلیم سکرٹری تبلیغ جہلم

نصرت آباد (سندھ)

مورخہ ۲۴ رمئی کو غیر مسلموں کو تبلیغ کی گئی۔ جماعت نصرت آباد کے قریباً سب دوستوں نے سرگرمی سے حصہ لیا۔ ہندو۔ سکھ۔ عیسائی۔ بھیل۔ کوہلی وغیرہ اقوام میں تبلیغ کی گئی۔ لوگوں نے ہماری باتوں کو نہایت شوق اور دلچسپی کیساتھ سنا۔ زیر تبلیغ لوگوں میں عوام کے علاوہ بڑے زمیندار۔ سرکاری عہدیدار اور ایک اسمبلی کے ممبر بھی شامل تھے۔ ڈیڑھ صد کے قریب غیر مسلموں کو پیغام حق پہنچایا گیا۔ یکصد کے قریب سندھی۔ اردو۔ ہندی اور انگریزی ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ مقام تبلیغ نصرت آباد۔ نوکوٹ اور مضافات تھے۔ اللہ تعالےٰ نیک نتائج پیدا فرمائے۔

خاکسار احمد دین سکرٹری تبلیغ جماعت نصرت آباد

محمود آباد ضلع جہلم

مورخہ ۲۴ ماہ ہجرت ۱۳۲۱ ہش کو یوم التبلیغ کے موقعہ پر کئی گروپ بنائے گئے جنہوں نے غیر مسلم اصحاب کو تبلیغ کی قریباً ۱۵۰ ٹریکٹ تقسیم ہوئے اور ۱۰۰ افراد کو تبلیغ کی گئی۔ خاکسار نور احمد سکرٹری تبلیغ

خدمتِ خلق کیا ہے

خدمت خلق صرف یہی نہیں۔ کہ آپ کسی غریب کی ضرورت کے وقت مالی امداد کر دیں۔ بلکہ یہ بھی خدمت خلق ہے۔ کہ آپ کسی مسافر یا ناواقف کو راستہ بتائیں۔ یا اُسے منزل مقصود تک پہنچا آئیں۔ ۔ کسی کو اس کے بوجھ کو ہلکا کرنے میں مدد دیں۔ راستوں پر پڑی ہوئی موذی چیزوں کو دُور کریں۔ دینِ حق کی تبلیغ کرکے مخلوق خدا کو قبولِ حق کی طرف مائل کریں۔ بدرسوم اور بُرے رواجوں کو مٹانے کی کوشش کریں۔ اخلاق ذمیمہ اور عادات رذیلہ سے بچنے کی لوگوں کو تلقین کریں۔ جھوٹ اور بددیانتی کے مٹانے میں کوشاں رہیں۔ اتفاق اور اتحاد کی قدر و منزلت سے لوگوں کو آگاہ کریں۔ پڑوسی کے حقوق کا خیال رکھیں۔ علم کی اشاعت اپنا فرض سمجھیں۔ ضرورت مندوں اور مصیبت زدوں کی بروقت امداد کو پہنچیں۔ اگر کوئی غریب مگر ذہین طالب علم آپ کا واقف ہو۔ جو ٹیوشن رکھنے کی استطاعت نہیں رکھتا۔ تو اُسے پڑھانے کے لئے وقت دیں۔ حسب موقعہ اور حسب گنجائش اپنے رشتہ داروں اپنے دوستوں اور اپنے افسروں اور بزرگوں سے حسن سلوک سے پیش آئیں۔ اسلام کی حکومت کو دنیا میں قائم کرنا اپنا نصب العین بنائیں۔ خود مہذب بنیں۔ اور دنیا کو حقیقی تہذیب سے آگاہ کریں۔

غرض خدمت خلق کے سینکڑوں ذرائع ہیں۔ جنہیں اختیار کرکے آپ اپنے حقیقی مولےٰ کو خوش کرسکتے ہیں۔ والسلام

خاکسار

ملک سیف الرحمٰن مہتمم خدمت خلق

ضروری اعلان

خواجہ محمد اسماعیل صاحب احمدی روہڑی سکھر۔ خیرپور میر۔ نواب شاہ حیدر آباد (سندھ)۔ میرپور خاص۔ کوٹری۔ کراچی۔ ملتان۔ منٹگمری۔ وغیرہ کا دورہ کریں گے۔ امید ہے۔ احباب جماعت تبلیغ و تربیت کے کام میں ان سے تعاون فرما کر ممنون فرمائیں گے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ

اطفال احمدیہ کے آئندہ امتحان کیلئے نصاب

حدیث النبیؐ اور شرائط بیعت

اطفال احمدیہ کے آئندہ امتحان جو انشاء اللہ اکتوبر ۴۲ء میں منعقد ہوگا۔ کیلئے حدیث النبیؐ مؤلفہ ملک محمد عبداللہ صاحب مولوی فاضل بطور نصاب مقرر کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ شرائط بیعت کے متعلق بھی ایک سوال پوچھا جائیگا۔

یہ کتاب ۲ آنہ پر بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان سے مل سکتی ہے۔ محصولڈاک تین پیسہ علاوہ۔ کتاب کے لئے براہ راست منیجر صاحب بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان کو لکھا جائے۔ امتحان میں شامل ہونے والے بچوں کے نام معہ ایک پیسہ فی کس فیس دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں بھجوا دیئے جائیں۔

محبوب عالم خالد مہتمم اطفال خدام احمدیہ مرکزیہ قادیان

چندہ اشاعت اسلام

جن اصحاب کو سیونگ بنک یا عام بنکوں میں روپیہ رکھنے سے یا کسی اور ذریعہ سے سود کا روپیہ حاصل ہوتا ہے۔ ان کی یاددہانی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ از روئے فتویٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسی رقوم بلا توقف صدر انجمن احمدیہ کی مد اشاعت اسلام میں بھجوانی چاہئیں۔ اس لئے ایسا روپیہ جہاں تک ہوسکے جلد مرکز میں بھجوا دینا چاہیئے۔ ایسی رقوم اپنے طور پر خرچ کرنے کی ممانعت ہے۔

مہتمم نشر و اشاعت

ہماری گذارش

ہم متواتر احباب کی خدمت میں عرض کر رہے ہیں۔ کہ یکم جون کو وی۔ پی ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ اور کہ احباب انہیں وصول فرما کر ممنون فرمائیں۔ اُمید ہے احباب ہماری اس استدعا کو فراموش نہ فرمائیں گے۔ اور کاغذ کی گرانی و نایابی کی وجہ سے پیدا شدہ مشکلات کا احساس فرماتے ہوئے ہر ممکن تعاون فرمائیں گے جو احباب وی۔ پی رکوا کر چندہ کی ادائیگی کا وعدہ فرما چکے ہیں۔ وہ بھی براہ کرم حسب وعدہ جلد بذریعہ منی آرڈر رقم ارسال فرما دیں۔

خاکسار "منیجر الفضل"

ضرورت ہے

ایک ایسے کلرک کی جو کہ انگریزی میں حساب کتاب رکھ سکتا ہو۔ اور کسی حد تک ٹائپ کا کام بھی جانتا ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت۔ درخواستیں بمع نقول سرٹیفکیٹ ۳؍ ۳ معرفت منیجر صاحب الفضل قادیان کے پتہ پر ارسال ہوں۔

اعلان نکاح

اخویم سید محمود احمد شاہ صاحب جمعدار پنجوڑیاں ضلع گجرات کا نکاح محترمہ فرخندہ اختر صاحبہ بنت سید زمان شاہ صاحب۔ ایچ۔ ڈی۔ سی گجرات کے ساتھ بعوض ایک ہزار روپیہ مہر جناب حافظ صوفی غلام محمد صاحب نے باجازت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ ۸ رجون بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں پڑھا احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے بابرکت فرمائے۔ خاکسار سید محمد ہاشم بخاری دہریالہ جالپ

دواخانہ خدمت خلق قادیان ضلع گورداسپور کو یاد رکھیئے

اس دواخانہ میں علاوہ اکسیروں اور تریاقوں کے حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کے نسخہ جات اور پرانے اطباء کے مشہور نسخہ جات تیار شدہ مل سکتے ہیں۔ اور تیار کرائے جا سکتے ہیں

یاد رکھیں کہ شافی ملیریا کا بہترین علاج ہے

اب کونین استعمال کرکے تکلیف اٹھانے کی ضرورت نہیں۔ قیمت یکصد قرص ایک روپیہ (عہ)

اشتہار زیر دفعہ ۵ قاعدہ ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس جناب چوہدری محمد اعظم علی صاحب سب جج بہادر درجہ اوّل گجرات

نمبر مقدمہ ۹۵ بابت سال ۱۹۴۲ء

جلال دین احمد پسران سلطان عالم و مسمات بُتّاں بیوہ خوشیا وغیرہ سکنہ رندی نظام

مدعیان بنام فضل الرحمٰن وغیرہ سکنہ مذکور

دعوےٰ دخلیابی اراضی۔

بنام محمد حسین خان۔ امداد علی خان۔ اللہ دتہ خان۔ محمد شریف خان پسران ممتاز علی خان اقوام جیٹھہ سکنہ بید تحصیل کھاریاں۔ امام دین ولد غلام قادر جٹ ساکن رندی نظام تحصیل کھاریاں۔

مقدمہ مندرجہ بالا میں رپورٹ سمنات و بیان حلفی پیادہ سے پایا جاتا ہے۔ کہ مدعا علیہم محولہ بالا کی تعمیل معمولی طریقہ سے ہونی مشکل ہے۔ لہٰذا اس کے خلاف اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہم محولہ بالا مورخہ ۲۵ ؍ ۶ ؍ ۴۲ کو اصالتاً یا وکالتاً تاریخ پیشی پر عدالت ہذا میں حاضر آکر جوابدہی مقدمہ کی نہ کرینگے۔ تو ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائیگی۔ آج مورخہ ۵ رجون ۱۹۴۲ء کو ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) دستخط حاکم

آپ ہرگز پسند نہ کرینگے کہ وی۔ پی واپس کر دینے والے لوگوں کی فہرست میں آپکا نام آئے۔ لہٰذا وی۔ پی ضرور وصول فرمایئے

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

قاہرہ ۹ر جون۔ لیبیا کی جنگ کے بارہ میں ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ اتحادی توپ خانے نے نائٹس برج پر دشمن کی بڑی فوج کے حملہ کو روک دیا۔ اور آزاد فرانسیسی فوج نے بئر الحکیم پر دشمن کی فوج اور ٹینکوں کے ایک اور حملہ کو روک دیا۔ ہمارے دستے بڑی سرگرمی سے دشمن کی سپلائی لائن کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ جنرل رومیل نے نائٹس برج کے استحکامات تک پہنچنے کی بڑی کوشش کی۔ مگر اسے اس مقام تک دھکیل دیا گیا۔ جہاں سے اس نے اپنا حملہ شروع کیا تھا۔ جرمنوں نے سرنگوں میں جو شگاف کر لیا تھا۔ وہ اس وقت خوفناک جنگ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ اور دونوں طرف سے توپ خانے اس پر سخت یورش کر رہے ہیں۔

سڈنی ۸ر جون۔ اتحادی ہیڈ کوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ گذشتہ شب کی رات کو پہلی بار جاپانی آبدوزوں نے سڈنی اور نیو کاسل کے شہروں پر معمولی سی گولہ باری کی۔ کچھ مادی نقصان ضرور ہوا لیکن مرا کوئی نہیں۔ صرف ایک شخص سڈنی میں زخمی ہوا۔

لنڈن ۹ر جون۔ آج یہاں مقبوضہ فرانس کے ساحلی باشندوں کے نام فرانسیسی زبان میں یہ ارننگ براڈ کاسٹ کی گئی ہے کہ جہاں تک جلد ممکن ہو۔ وہ اس علاقہ سے نکل جائیں۔

چنگکنگ ۹ر جون۔ آج صوبہ یونان کے گورنر جنرل نے اعلان کیا ہے کہ تمام چینی فوجیں سلامتی کے ساتھ برما سے واپس آگئی ہیں۔ مگر چنگکنگ کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ چینی فوج کا کچھ حصہ ابھی تک برما میں موجود ہے۔ ایک اور اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ جاپانی فوجیں دشمنی چیچانگ کے شہر چوشین میں بھی داخل ہو گئی ہیں۔ شانسی انگور ریلوے کے مغرب میں کئی مقامات پر گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔ مغربی ہوپی میں سینیانگ کے مقام پر جاپانیوں نے ہنگ کاؤ کے جنوب میں حملہ کر دیا ہے۔ جہاں سخت جنگ ہو رہی ہے۔

لنڈن ۹ر جون۔ جرمن سفیر مقیم پیرس نے اعتراف کیا ہے۔ کہ کولون پر اتحادی طیاروں کی بمباری سے پیدا شدہ مسائل حل نہیں ہوئے۔ کولون کے دس لاکھ شہریوں کو یہاں سے نکل جانے کا حکم دیا گیا ہے۔ مگر لوگ بدقت جا رہے ہیں۔

واشنگٹن ۹ر جون۔ امریکہ اور برطانیہ میں جنگی سامان کی تیاری کے متعلق ایک نیا معاہدہ ہوا ہے جس کی رو سے سامان جنگ کی تیاری کی نگرانی کے لئے واشنگٹن اور لنڈن میں مشترکہ کمیٹیاں بنائی جائیں گی۔ عنقریب اعلان ہونے والا ہے۔

لنڈن ۹ر جون۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ہنگری کے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ نے ہٹلر سے ملاقات کی۔ جس میں سیاسی اور فوجی امور پر تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ گفتگو کے وقت مارشل کیٹل بھی موجود تھا۔

لنڈن ۸ر جون۔ یہاں اعلان کیا گیا ہے کہ ڈنمارک میں گشتی دستوں کی نارمل سرگرمیاں جاری ہیں۔ اور آپس میں صلح کرنے کے متعلق گفت و شنید ہو رہی ہے۔

پرل ہاربر ۸ر جون۔ اتحادی ہیڈ کوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے کہ کل رات کے تصادم میں دشمن کو شکست ہوئی۔ اور اس کے دو چھوٹے جہازوں کو بہت نقصان پہنچا۔ امریکہ کا ایک تباہ کن جہاز جاپانی آبدوز نے غرق کر دیا۔ دشمن کی آبدوزیں آج کل جزیرہ ہوائی کے نواح میں سرگرم عمل ہیں۔

لنڈن ۸ر جون۔ نازی ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ بصرہ میں بیس ہزار باضابطہ مسلح امریکن فوج چار جہازوں کے ذریعہ پہنچ چکی ہے۔

دہلی ۸ر جون۔ ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ گورنر جنرل ہند نے اکتوبر ۱۹۴۲ء سے موجودہ سنٹرل اسمبلی اور کونسل آف سٹیٹ کی میعاد میں مزید ایک سال کی توسیع کر دی ہے۔

کراچی ۸ر جون۔ اپر سندھ کے فوجی کمانڈر نے مارشل لاء کو بعض مزید علاقوں تک وسیع کر دیا ہے۔ دریائے سندھ کے مشرق اور سکھر سے نکلنے والی نہر تک کے علاقہ میں بھی اب مارشل لاء نافذ رہیگا۔

ملبورن ۸ر جون۔ معلوم ہوا ہے کہ ابھی تک جزیرہ جاوا میں دو ڈچ جرنیل اسی ہزار فوج کے ساتھ جاپانیوں کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ اور جاپانی انتہائی کوشش کے باوجود اب تک انکو مغلوب نہیں کر سکے۔ ان کے پاس کم سے کم اٹھارہ ماہ کے لئے کافی سامان خوراک ہے۔ گولہ بارود کی کمی کو وہ جاپانیوں پر حملہ کر کے پورا کر لیتے ہیں۔

واشنگٹن ۸ر جون۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ امریکہ کے سو بڑے بڑے تجارتی جہازوں کو جنگی جہازوں میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ اور اب وہ فوجی خدمات بجا لا رہے ہیں۔

شیلانگ ۸ر جون۔ آسام گورنمنٹ نے حکم دیا ہے کہ اگر کوئی سرکاری ملازم کسی مخدوش علاقہ سے ملازمت چھوڑ کر بھاگے گا۔ تو اس کے خلاف سخت ایکشن لیا جائیگا۔ حکومت اب اس امر پر غور کر رہی ہے۔ کہ بھیڑ کو کم کرنیکی غرض سے کچھ سرکاری دفاتر موجودہ جگہ سے تبدیل کر دئے جائیں۔ عوام کے لئے خوراک کی بہم رسانی کے سلسلہ کو قائم رکھنے کی تجاویز بھی حکومت کے زیر غور ہیں۔

لنڈن ۸ر جون۔ تازہ ترین اطلاعات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ روس میں سبسٹاپول کی حالت میں ابھی کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ جرمن ہوائی جہاز بھاری دستوں میں اس پر حملے کر رہے ہیں۔ لیکن روسی طیارے انہیں شہر تک پہنچنے نہیں دیتے۔ لینن گراڈ ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ شمالی محاذ پر جنگ پھر تیز ہو گئی ہے۔

لنڈن ۸ر جون۔ محکمہ بحری نے اعلان کیا ہے کہ شنبہ گذشتہ کی صبح کو ہمارے ایک گشتی بحری دستے کا بلجیم کے ساحل کے نزدیک جرمنی کے ایک زبردست بحری دستے سے تصادم ہوا۔ جرمن دستے کیساتھ کم سے کم دو جدید قسم کی آبدوزیں تھیں مگر پھر بھی دشمن کا ایک جنگی جہاز یقینی طور پر ڈوب گیا۔ ہمارا صرف ایک جہاز زخمی ہوا۔ اور دو آدمی ہلاک ہوئے۔

واشنگٹن ۸ر جون۔ امریکن بحری فوج کے کمانڈر انچیف نے ایک بیان میں کہا۔ کہ جزیرہ مڈوے کے مغرب یعنی شمالی بحر الکاہل میں بحری کارروائی جاری ہے۔ دشمن کے بحری دستے مڈوے کے سمندر سے پسپا ہو گئے ہیں۔ لیکن اس بات کا امکان ہے کہ وہ پھر واپس آئینگے۔ جاپانی بیڑے کو ضرب تو لگی ہے۔ مگر وہ ناکارہ نہیں ہوا۔

شیلانگ ۸ر جون۔ آسام کے بعض علاقوں سے کھانڈ۔ تیل۔ دیا سلائیاں وغیرہ باہر لیجانے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

لنڈن ۸ر جون۔ آج لارڈ ہیلی فیکس نے امریکہ میں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگر ہٹلر اس سال جنگ نہ جیت سکا۔ تو وہ کبھی نہ جیت سکیگا۔ جہاں تک ہوائی جہازوں کی تعداد کا سوال ہے۔ اب برطانیہ اور جرمنی کی ہوائی طاقت برابر ہے۔ امریکہ ایک ماہ میں اتنے جہاز تیار کر رہا ہے جو جاپان ایک سال میں نہیں کر سکتا۔

کراچی ۸ر جون۔ ڈاکوؤں کے ایک مسلح گروہ نے شاہپور چک ضلع نواب شاہ میں حملہ کر کے دو دیہاتی ہلاک کر دیئے۔ اور ایک عورت کو اغوا کر کے لے گئے۔ علاوہ ازیں گھوڑیاں اور نقدی بھی لوٹ کر لے گئے۔ اسی طرح ایک اور گاؤں کو بھی لوٹ لیا گیا۔

چنگکنگ ۸ر جون۔ ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ دریائے سینی کے دہانے کے قریب جاپانی جنگی جہازوں نے ہنوئی کے بحری اڈے پر سخت گولہ باری کی۔

دہلی ۸ر جون۔ حکومت ہند نے ۱۹۴۲-۴۳ء میں پارکر ڈیڑھ ۹۸ لاکھ روپیہ کے مختلف آرڈر دئے تھے جو زیادہ تر کمبلوں اور سامان چرم وغیرہ سے تعلق رکھتے تھے۔ اور زیادہ تر معمولی صناعوں یا فرموں کو دیئے گئے۔ اس سال بھی ایسے صناعوں کو قریباً چھ کروڑ دس لاکھ روپے کے آرڈر دئے گئے ہیں۔

واشنگٹن ۸ر جون۔ ایک امریکن ماہر اقتصادیات کا بیان ہے کہ نازی حکام مقبوضہ ممالک میں لوٹ کھسوٹ کر کے ۴۱ دن میں اتنی قیمت کا مال جمع کر لیتے ہیں۔ جتنا انہیں گذشتہ جنگ میں اتحادیوں کی طرف خرچ ڈالا گیا تھا۔

بمبئی ۸ر جون۔ یقینی طور پر کہا جا رہا ہے۔ کہ پنڈت جواہر لال نہرو ماسکو جا رہے ہیں۔ اور انہوں نے پاسپورٹ کے لئے درخواست بھی دیدی ہے۔ وہاں سے آپ بعض یورپین ممالک اور ممکن ہے واشنگٹن بھی جائیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ گاندھی جی کی طرف سے کسی نئی تحریک کے آغاز کے اعلان نے امریکہ اور چین میں تشویش پیدا کر دی ہے۔ اور ان دونوں ملکوں کے نمائندے آپ پر زور دینگے۔ کہ فی الحال کوئی تحریک شروع نہ کریں۔

دہلی ۸ر جون۔ ہمارے ہوائی جہازوں نے کل اکیاب پر پھر حملہ کیا۔ ایک تجارتی جہاز پر بم پھینکے گئے۔ اور مشین گنوں سے گولیاں چلائی گئیں۔ ایک گودی کو بھی نشانہ بنایا گیا۔

دہلی ۸ر جون۔ مئی ۱۹۴۲ء کے نصف اوّل تک پنجاب کے جنگی عطیوں کے فنڈ میں کل رقم ۹۸۰۱۳۵۰ روپیہ تھی۔ اور جنگی قرضوں کی کل مقدار اس تاریخ تک ۴۰۶۷۸۹۰۰ روپیہ تھی۔

لائلپور ۸ر جون۔ گندم ڈیڑھ ۹۱ ۵/۱۲/۴ چنے ۴/۱۲/۰ توریہ ۴/۱۵/۰ تیل توریہ ۶/۰/۰ بنولے ۱۴/۸/۰ روئی دیسی فی گانٹھ ۳/۸/۰ گھی خالص ۱۲/۴/۰ امرتسر میں سونا ۵۱/۰/۰ چاندی ۵۰/۱۰/۰ پونڈ ۷۵/۳/۰ ۳۸/۱۲/۰

لنڈن ۸ر جون۔ روم ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ لیبیا کی جنگ میں دسویں ہندوستانی بریگیڈ کا جرنیل گرفتار کر لیا گیا ہے۔ مگر یہاں اسے غلط سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ اس نمبر کی کوئی یونٹ لیبیا میں نہیں ہے۔

لاہور ۸ر جون۔ مسٹر محمد علی صاحب جناح نے مسلم نوجوانوں کے نام ایک پیغام میں کہا ہے۔ کہ اسوقت سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ ہمارے عوام کی تربیت اس رنگ میں ہو جائے۔ کہ وہ ملی مفاد کی خاطر اپنے انفرادی اور ذاتی آرام و آسائش کو بھول جائیں۔ ہم سب کو خاموشی اور سکون کے ساتھ

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی۔